باب-49

پردہ

☆ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ -

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں بیٹھو اور جاہلیت کے طریقے کے مطابق بن سنور کے نہ پھرو۔ (سورۃ الاحزاب: آیت 33 کا حصّہ)

☆ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ -

ترجمہ: اور تم کوئی چیز ان (محترم خواتین) سے مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔(سورۃ الاحزاب: آیت 53 کا حصّہ)

☆ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ -

ترجمہ: اے نبی! تم اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں کو کہدو کہ وہ اپنی چادروں سے اپنے آپ کو چھپالیں۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ معلوم ہو جائیں گی کہ شریف خواتین ہیں اور وہ (بدمعاش لوگ) انہیں ایذا نہ دے سکیں۔(سورۃ الاحزاب: آیت 59 کا حصّہ)

☆ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي -------- وَاللَّـهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ - (سورۃ النور: آیت 60)

آج کل پردہ کے مسئلہ نے بڑی اہمیت اختیار کرلی ہے جو اسلامی اخلاق و عادات اور امتیازات کو نیست و نابود کر رہا ہے۔ اس مسئلہ میں لوگ مختلف خیالات اور مختلف عمل رکھتے ہیں۔ بعض قدیم اقدار کے پابند لوگ پردے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ لیکن بعض کے پیشِ نظر یورپ کا تمدن ہے۔ اور وہ اس کے نتائج کو بہ خوشی قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔ بعض لوگ اس یورپی تمدن کے دلدادہ ہیں مگر ساتھ ہی اس کے نتائج سے بچنا بھی چاہتے ہیں۔ ان حضرات کو یہ جان لینا چاہیے کہ جب کوئی حقیقت آتی ہے تو اپنے لوازم کے ساتھ آتی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ملزوم یعنی dependant آجائے اور لازم یعنی essential نہ آئے۔

Siddiqui Publications

شرم وحیا، عصمت، اور پردہ، اسلام کے اہم اصولوں میں سے ہیں۔ اصولِ اسلام کے تحت مقدمہ یعنی معاملہ واجب کا واجب اور حرام کا حرام ہے۔ اسلام میں زنا اور اولاد کشی بدترین گناہ ہیں۔ اسلام کے مطابق مرد کو کمانا اور بیوی بچوں کی نگہداشت کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔ جب کہ عورت، حفظِ نسل اور تربیتِ اولاد کے لیے ہے۔ اسلام میں مرد، عورت کو شریک زندگی قرار دیتا ہے۔ اس کی عزت و آبرو سمجھتا ہے۔ عورت کی جان و آبرو کی حفاظت کے لیے جو مرد اپنی جان و مال سے دریغ کرے وہ نہایت کمینہ اور رذیل تر سمجھا جاتا ہے۔

اوپر بیان کردہ آیات، پردے کو ثابت کرتی ہیں۔ پیغمبر کی ازواج کو گھر میں بیٹھنے کا حکم ہے۔ بن سنور کر باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔ جو حکم پیغمبر کو دیا جاتا ہے وہی حکم تمام امت کو دیا جاتا ہے۔ یہ حکم ہے کہ پیغمبر کی ازواج ، جو کہ مسلمانوں کی مائیں ہیں، ان سے بھی کچھ مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو۔ تو دوسری عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش بیٹھنے کا کیا حق ہے ---؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ سے پوچھا" بیٹی! عورت کے لیے کیا بہتر ہے"؟ سیدۃ النساءؓ نے عرض کیا، "وہ کسی کو نہ دیکھے اور نہ اس کو کوئی غیر مرد دیکھے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا، "کیوں نہ ہو فاطمہ میری جگر گوشہ ہے"۔

دیکھو! سورۃ الاحزاب کی آیت 59 کے اس حصے میں عَلَيْهِنَّ ہے جو پورے جسم پر دلالت کرتا ہے۔ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ تمھارے دلوں کو اور ان کے دلوں کو یہ طہارت دلی کا ذریعہ ہے (سورۃ الاحزاب: آیت 53)۔ اس سے دل پاک صاف رہتا ہے۔ سورۃ النّور کی آیت میں حکم دیا جارہا ہے کہ جوان عورتیں تو ایک طرف، بوڑھی عورتیں بھی اپنا چہرہ مردوں کو نہ دکھائیں۔ مگر آج کل کی مسلمان جوان عورتیں بے پردہ پھرتی ہیں۔ بلکہ اس بے پردگی کو لوازم تہذیب میں سے سمجھتے ہیں۔ بعض محلے تو ایسے ہیں کہ وہاں کے رہنے والے، پردہ کرنے والے لوگوں کو نہایت حقیر گردانتے ہیں۔ اور ان سے میل مراسم رکھنے سے اپنے آپ کو دور رکھتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ منہ، ہاتھ اور پاؤں ظاہر ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر دیکھو یہ نماز کی حالت ہے ، نہ کہ غیر مردوں کے سامنے رہنے کی۔ آج کل تو یورپ میں یہ بھی ہوا چل رہی ہے کہ کپڑوں سے تو جسم کو برابر ہوا نہیں لگتی اور یہ مضرِ صحت ہے۔ ان کا خیال ہے کہ کپڑے پہننا خلافِ فطرت ہے۔ وہ خود کو جانوروں پر قیاس کرتے ہیں۔ ان کو ان کا یہ خیال مبارک ---۔ ہمارے پاس تو انسان بڑے لطیف جسم کا ہے۔ جانوروں کی طرح اس کے جسم پر اتنے بال نہیں کہ اس کی حفاظت کر سکیں۔ ذرا سمجھ کر جواب دیں کہ گرمی سردی سے حفاظت کے لیے کپڑے پہننا فطرت کے خلاف ہے، یا عینِ فطرت۔

Siddiqui Publications

آج اللہ کی چند ہی پاک بندیاں ہیں جو سر سے پاؤں تک کا پردہ کرتی ہیں۔ ورنہ برائے نام۔ مسلمان عورتوں کی اب تو یہ حالت ہوگئی ہے کہ جالی والے کپڑے پہنتی ہیں۔ وہ بھی بلاؤز، جس میں سینہ اور دونوں ہاتھ اکثر بالکل کھلے ہوتے ہیں۔ موٹر کار میں پردہ نہ رہنا تو عام ہے۔ نکھٹو مرد اپنی بیویوں کو ساتھ لیے لیے پھرتے ہیں۔ کاروبار میں سفارش کے لیے عورتیں استعمال کی جاتی ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ عورتیں سوئمنگ پول میں تیرتی ہیں، اور مرد کنارے بیٹھ کر ان کا تماشا دیکھتے ہیں۔ درزی کے پاس گلے، سینے اور کمر کا ناپ دینا کچھ بُرا نہیں سمجھا جاتا۔ مرد اپنی بیوی اور بیٹیوں کو لے کر سینما میں جاتے ہیں اور ان کو حیا سوز تماشے دکھاتے ہیں۔ میرے خیال میں عورتوں سے زیادہ قابلِ الزام، بے حیا باپ اور بے غیرت شوہر ہیں۔ اکبر الہٰ بادی نے سچ ہی کہا ہے کہ "اب عورتوں پر سے پردہ اٹھ کر مردوں کی عقلوں پر پڑ گیا ہے"۔

اب اس پر غور کرنا ہے کہ بے پردگی کا یہ فتنہ پیدا کیوں کر ہوا؟۔۔۔ غیر ضروری بلکہ مضر تعلیم۔ لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم۔ عورتوں کا کمانے کے لیے نکلنا۔ بے پردہ کفار عورتوں کا مسلمانوں کے گھروں میں آنا۔ ان کی صحبتِ بد۔ فحش ناول۔ کام شاستر اور دیگر ادبِ لطیف، جو حقیقتاً ادبِ خبیث۔ ناٹکوں اور ٹاکیز میں جانا۔ جس میں فحش بلکہ افحش ڈرامے دکھائے جاتے ہیں۔ نیم برہنہ لباس۔ اداکاری کی تعلیم۔ شریف گھرانوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کا ڈرامے کرنا۔ ان سب کے نتائج کیا ہوئے؟۔۔۔ زن و شوہر میں محبت کا نہ رہنا۔ ضبطِ تولید۔ شادی سے کراہت اور اس سے اجتناب کرنا۔ امراضِ متعدی کا عام ہونا۔ جنسِ لطیف تو ایک طرف، خود ہم جنسوں کا کمالِ اتحاد کرنا۔ یہ تمام وہ حالات ہیں جن سے قوم تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ مجھے تفصیلات میں پڑنے سے شرم آتی ہے۔ ماہنامہ ترجمان القرآن کا جز "پردہ اجتماعی اور شرعی نقطہ نظر سے" ملاحظہ فرمائیں۔ ان کے منقولات میں سے اس کا ایک فقرہ یہ بھی ہے کہ "جرمن سوشل پارٹی کا لیڈر Baybill کہتا ہے کہ مرد اور عورت آخر حیوان ہی تو ہیں، کیا حیوانات کے جوڑوں میں نکاح، وہ بھی دائمی نکاح کا کوئی سوال پیدا ہو سکتا ہے"؟۔۔۔ یہ ہے ارتقائے تہذیب کا آخری نقطہ۔۔۔!!

سلیکشن ہے نوشاہ کا سینما میں — ہوئی دور شادی کی تیاریاں ہیں
نہ شوفر سے پردہ نہ بٹلر سے پردہ — تو آپا کی بھی ناز برداریاں ہیں
کٹیں چوٹیاں سب کی فیشن کے ہاتھوں — بس اب ناک کٹنے کی تیاریاں ہیں
معاذ اللہ، معاذ اللہ — یہ کیا جہل ہے، کیا غلط کاریاں ہیں

{حوالہ تفسیر صدیقی۔ سورۃ الفاتحہ صفحہ 46 تا 48 پارہ 8 صفحہ 82 پارہ 18 صفحہ 84، 85 اور پارہ 22 صفحہ 2، 3، 23، 24، 28، 29}

متفرقات۔Miscellaneous

مجتہد کے لیے ادب، نحو، صَرف، قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، حدیث کے لیے اسماءِ الرجال، سیرتِ نبویؐ اور تاریخ واُصولِ حدیث، فقہ کے لیے اُصولِ فقہ، محاورات وعادات وحرفِ زمانہ اور اسرار و حکم دین سے واقف ہونا ضروری ہوتا ہے۔

- مجتہد کے کئی اقسام و درجات ہیں۔

(1) مجتہدِ مطلق: صاحبِ اُصول، اس کا طریقِ استنباط اور استدلال جدا ہوتا ہے۔ جیسے امام ابو حنیفہؒ۔

(2) مجتہد فی المذہب: اس کے اُصولِ استنباط وہی ہوتے ہیں جو اُس کے شیخ کے ہوتے ہیں۔ مگر مسائل میں وہ شیخ کا خلاف بھی کرتا ہے۔

(3) مجتہد فی المسئلہ: کسی خاص مسئلہ میں صاحبِ تحقیق یا اگر کوئی نیا واقعہ پیدا ہو تو اس مسئلہ کا جواب دیتا ہے۔ مجتہد فی المسائل کا ہر زمانے میں رہنا ضروری ہے ورنہ دین کے کام بند ہو جائیں گے۔

(4) صاحبِ ترجیح: مجتہدینِ سابق کے مختلف اقوال میں ترجیح متعین کرتا ہے۔

- آخر میں مفتی کا درجہ ہوتا ہے۔ یہ اجتہاد نہیں کرسکتا۔ کتابیں الٹ پلٹ کر کے کسی نہ کسی کا قول نکال دیتا ہے۔ عام طور پر علماء ایسے ہی پائے جاتے ہیں۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی- مقدمہ (جلد اول) صفحہ 62 اور 63 }

Siddiqui Publications